تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
ماہانہ ۱

قیمت سالانہ بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

| جلد ۲۴ | مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۴ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جولائی۔ دھرمسالہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

نصرت گرلز ہائی سکول کی وہ طالبات جو گزشتہ تین سال کے سالانہ امتحانات میں اول و دوم رہی تھیں۔ ان کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب بطور انعام دینے کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامی کتب تقسیم کیں۔ انعامات کی تقسیم سے قبل بعض لڑکیوں نے مضامین پڑھ کر سنائے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم تمام دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ہو

"چاہیئے۔ کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اکثر اوقات عفو۔ اور درگزر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو۔ تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے۔ تو سلام کہکر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ۔ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں۔ تو ہوشیار رہو۔ کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے۔ جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنائے۔ کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو۔ جو بدی۔ اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا۔ کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور واقعی نیک دل۔ اور غریب مزاج۔ اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے۔ وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

# اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۱۷ر جولائی ۱۹۳۶ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔ (خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن از لاہور)

فارم درخواست امیدواری

| | نام و ولدیت درخواست کنندہ | ۴ | امتحان جو پاس کئے ہیں۔ معہ سنہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ بیعت | ۵ | خلاصہ اسنادات و سفارشات |
| ۲ | تاریخ پیدائش | ۶ | صحت |
| ۳ | امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ | ۷ | کوئی اور قابل ذکر امر |

**شرائط** ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال ہو۔ ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ ۴۔ میٹرک یا اس سے اُوپر۔ مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ۶۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ ۷۔ شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

**نوٹ:۔** ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۲۰ روپیہ ماہوار دیجائیگی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دیجائے گی۔

۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کریگا ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دیجائے گی۔

۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

## تحریک دعا

عزیزان مظفر احمد و ظفر احمد و سعید احمد سلمہم اللہ تعالےٰ کا امتحان لنڈن میں وسط جولائی سے شروع ہونے والا ہے۔ اور غالباً وسط اگست تک جاری رہے گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان بچوں کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں ہر جہت سے مظفر و منصور کر کے کامیاب و بامراد واپس لائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (خاکسار میرزا بشیر احمد۔ قادیان)

## ایک اور مبلغ

امسال درجہ رابعہ (مبلغین) جامعہ کے سالانہ امتحان میں تین امیدوار شامل ہوئے تھے یعنی حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل۔ مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل اور سید احمد علی صاحب مولوی فاضل۔ جن میں سے صرف ایک امیدوار حافظ بشیر احمد صاحب ۸۳۷/۱۳۰۰ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

## ریتی چھلہ کے متعلق احرار کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کی سماعت

از رپورٹر الفضل

بٹالہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۶ء احراریوں نے قادیان کے بعض پیشہ ور لوگوں کی طرف سے ریتی چھلہ کے متعلق جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج اس کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر و منشی محمد الدین صاحب مختار عام موجود تھے مگر بغیر کسی کارروائی کے ۵ر اگست ۱۹۳۶ء کی تاریخ اس غرض سے مقرر کی گئی۔ کہ اس تاریخ کو صدر انجمن احمدیہ کے مختار اپنے گواہ پیش کریں۔ احرار کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ سابق علاقہ مجسٹریٹ صاحب کے فیصلہ کے مطابق دروازے کھلوائے جائیں۔ مگر چونکہ اس حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں نگرانی دائر ہے۔ عدالت نے اس میں دخل نہ دیا۔ اور اصل کیس کی سماعت کے لئے ۵ر اگست کی تاریخ مقرر کی۔

## قبرستان کے متعلق احراریوں کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

از رپورٹر الفضل

بٹالہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۶ء ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو ایک احمدی بچہ کی لاش کو دفن کرنے کے وقت احرار نے جو فتنہ انگیزی کی تھی۔ اور جس کے سلسلہ میں پولیس نے انیس غیر احمدیوں پر زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۸ مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں اس کی سماعت کی تاریخ تھی۔ تین بجے بعد دوپہر ملزمین کو عدالت میں طلب کیا گیا۔ مگر چونکہ وقت بہت تنگ تھا۔ کل یعنی ۱۵ر جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

# احمدیت کا مُحافظ محض خدا تعالیٰ ہے

## "احسان" کی ایک صریح غلط بیانی کی تردید

میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات کا جو صدمہ جماعت احمدیہ کو ہوا ہے۔ وُہ ناقابلِ بیان ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف یہ ہے۔ کہ میاں صاحب مرحوم کے تعلقات جماعت احمدیہ سے نہایت دوستانہ اور ہمدردانہ تھے۔ وُہ سیاسی اور ملکی مقاصد کے لئے تمام مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت جانتے تھے۔ وُہ عقائد کے اختلاف کو وجہ شقاق و عداوت بنانے اور پھر انتہائی بدگوئی اور ہر قسم کے تشدد کو جائز قرار دینے کو سخت نقصان رساں یقین کرتے تھے۔ اور ان لوگوں کو دُشمنِ مذہب و ملّت سمجھتے تھے۔ جو مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کے خوگر ہیں بلکہ یہ وجہ بھی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو قوم اور ملک کی خدمت کرنے کا خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ وُہ نہایت مخلص اور نہایت سلجھے ہُوئے دماغ کے ہمدردِ وطن تھے۔ نہایت ٹھوس مگر خاموش رہ کر خدمات سرانجام دینے والے خادمِ قوم تھے۔ اپنے مخالفین سے بھی اپنے تدبّر اور معاملہ فہمی کا اقرار کرا لینے کی اہلیت رکھتے تھے۔ بے غرض۔ مگر انتہائی محنت و مشقت سے کام کرنے والے لیڈر تھے۔ اسی لئے آج ہندوستان میں بسنے والا ہر سر کردہ انسان خواہ وُہ کسی مذہب و ملّت کا ہو۔ اور خواہ وُہ حاکم ہو۔ یا محکوم ایک طرف اپنے رنج و غم کا اظہار کر رہا ہے تو دوسری طرف میاں صاحب مرحُوم کو خراجِ عقیدت ادا کر رہا۔ اور ان کی قابلیت و تدبر کا معترف ہے۔ اور تو اور اخبار "احسان" ایسے بدترین معاند کو بھی اب لکھنا پڑا ہے۔ کہ:-

"پنجاب کی وُہ عظیم المرتبت شخصیت جس کے تدبر کی گہرائیوں کے سامنے ملکی مسائل پرِ کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے تھے۔ ہنگامہ زار عالمِ فانی سے مونہہ موڑ کر اس عالمِ جاودانی کی ساکن بن گئی۔ جو سب کا آخری مامن و مرجع ہے"۔

"ان کی دُوربین اور تیز بین فراست اور ان کی ناقابلِ تزلزل اصول پرستی ایسی صفات ہیں جو انہیں زندگی میں کامرانی و کامگاری کی شاہراہ پر آگے بڑھاتی رہیں۔ اور مرنے کے بعد صوبہ کی تاریخ کے صفحات پر ان کے تذکار کو تا قیامِ قیامت زندہ رکھیں گی"۔

"پنجاب کا صُوبہ اس قدر و قیمت کے انسان کو مدت تک تلاش کرتا رہے گا جس کی نظیر رجالِ حاضر میں دُور و نزدیک تک کہیں نظر نہیں آتی"۔

جس انسان کی قابلیت۔ فہم و تدبر۔ اور کامرانی و کامگاری کا اس کی جان کنی تک کے معاندین بھی اس صفائی کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبُور ہوں۔ اس کی رحلت پر اس کے دوستوں اور خیر خواہوں کے جذبات میں غم و الم کا جو تلاطم پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا کیا ٹھکانا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کی طرح جو میاں سر فضل حسین صاحب کی حقیقی قدر و قیمت جانتے تھے۔ جو ان کی غیر معمولی سیاسی قابلیت اور خدمت گزاری کی وجہ سے ان سے محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ ہماری بھی یہی حالت ہے اور ہمیں انسانی فطرت کے لحاظ سے سخت حزن اور صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جو کچھ کرتا ہے۔ اُسی میں بہتری ہوتی ہے۔ اندریں حالات ہم پُورے زور کے ساتھ اخبار "احسان" (۱۳ جولائی) کی اس غلط بیانی اور دروغگوئی کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ "میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کا وجود دورِ حاضر میں مرزائیوں کے لئے بمنزلہ سائبان تھا جس کے ظلِ عاطفت میں وُہ محفوظ بیٹھے تھے"۔ میاں صاحب موصوف ایک سیاسی لیڈر تھے۔ اور خواہ وُہ سیاسی فراست و تدبر میں کتنی ہی اعلےٰ قابلیت رکھتے تھے۔ لیکن احرار ٹُراشرار اور بدقماش لوگوں کے مقابلہ میں ان کی طاقت اور قوت کا تو یہی حال تھا۔ کہ معاندین کی گندی سے گندی گالیوں اور ناپاک سے ناپاک بدزبانیوں کا بھی وُہ کوئی انسداد نہ کر سکتے تھے۔ اور کمینہ فطرت لوگ کھُلم کھُلا اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان کے خلاف جس قدر چاہتے۔ بکواس کرتے رہتے تھے۔ پس جو انسان اپنی مجبوریوں کے ماتحت اپنی ذات تک سے غلاظت کے ان چھینٹوں کو نہ روک سکتا تھا۔ جو غلاظت کے کیڑے اس کی طرف پھینکتے تھے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وُہ احمدیوں کے لئے بمنزلہ سائبان تھے جس کے ظلِ عاطفت میں وُہ محفوظ بیٹھے تھے۔ حد درجہ کی غلط بیانی اور دروغگوئی نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

گزشتہ دو اڑھائی سال کے طویل عرصہ میں احرار نے میاں صاحب مرحُوم کی ذات کے خلاف جو گند اچھالا۔ اس کی وجہ سے ابھی تک فضا بدبُودار ہے۔ مگر اس حکومت نے کیا کیا۔ جس کے زیرِ سایہ یہ سب کچھ ہوتا تھا۔ اور جس کے سب سے بڑے نمائندہ نے آج ان الفاظ میں اظہارِ ہمدردی کیا ہے۔ کہ "اب نہ صرف ایک رفیقِ کار سے محروم ہو گیا ہوں جس کے مشورے اور جس کی اعانت میرے لئے نہایت قابلِ قدر تھی۔ بلکہ میں ایک دوست کو کھو بیٹھا ہوں۔ جس کی دوستی سے میں برسوں سے بہرہ اندوز تھا۔ پنجاب ایک جلیل القدر ہستی سے محروم ہو گیا ہے۔ جس نے خلوصِ دل سے اس کی خدمت کی تھی۔ اور جس کی پنجاب کو اس وقت بے حد ضرورت تھی"۔

پس جب میاں صاحب مرحوم ان لوگوں کے مونہہ بند کرنے سے قاصر تھے جو انکی اپنی ذات کو نشانہ بدزبانی بنائے ہوئے تھے۔ تو جماعت احمدیہ کے لئے وہ کیونکر سائبان بن سکتے تھے۔ انہوں نے اس طوفان بے تمیزی میں جماعت احمدیہ کے متعلق جو رویہ اختیار کیا۔ وہ نہایت ہی قابل قدر اور باعث شکر گزاری ہے۔ لیکن یہ کہ ان کا وجود جماعت احمدیہ کی حفاظت کا ذریعہ تھا۔ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ وہ تو واحد شخصیت رکھتے تھے۔ اور وہ بھی ایسی کہ گلی کوچوں کے بدقماش اور چار چار کوڑی کے انسان اس کے خلاف بکواس کرتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے تھے۔ ہم تو دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کو بھی اپنا سہارا اور محافظ نہیں سمجھتے۔ اور اگر احمدیت کی طرف اپنے آپکو منسوب کرنے والے کسی شخص کے ذہن میں اس قسم کا گمان بھی گزرے تو ہم اسے احمدیت کا دشمن خیال کریں گے۔ ہمارا بھروسہ محض خدا تعالےٰ کی ذات پاک پر ہے۔ وہی خدا جس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مصائب و مشکلات کے سمندر سے نکال کر کامیاب کیا۔ وُہی خدا۔ جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے پیروؤں کو نہایت ہی کمزوری کی حالت سے نکال کر دُنیا میں سربلند کیا۔ وُہی خدا جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کو تمام دُنیا کی مخالفت کے باوجود بے نظیر کامیابی عطا فرمائی۔ وُہ اب بھی زندہ ہے۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور وہی ہمیں محض اپنے فضل سے کامیابی عطا کرے گا۔ وُہ لوگ جو ہمارے مٹانے کے درپے ہیں۔ انہیں مٹا دے گا۔ اور وُہ روکاٹیں جو ہمارے رستے میں حائل ہیں انہیں دور کر دے گا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اور اس کا کوئی فعل احمدیت کے لئے مضر نہیں ہو سکتا۔ میاں سر فضل حسین صاحب نے آخر ایک دن فوت ہونا ہی تھا۔ مگر ایسے وقت میں جبکہ "احسان" ایسے کوتاہ بین یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ میاں صاحب کا وجود احمدیوں کے لئے بمنزلہ سائبان ہے۔ ان کے وفات پانے میں خدا تعالےٰ کی یہ مصلحت بھی نہاں معلوم ہوتی ہے۔ کہ دُنیا ایک بار پھر سمجھ لے کہ احمدیت کا محافظ کوئی انسانی وجود۔ یا کوئی دُنیوی طاقت نہیں۔ بلکہ خود خدا ہے:۔

# ہندوستان میں بیکاری کی انتہا

ہندوستان میں بے کاری جس قدر اندوہناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کی طرف حکومت کے ارباب اختیار کو ہم متعدد بار اپنے کالموں میں توجہ دلا چکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس کے انسداد یا کم از کم اس کی شدت کو کم کرنے کے لئے نہ مرکزی حکومت اور نہ صوبجاتی حکومتوں کی طرف سے اس وقت تک کسی قسم کے اقدام کے کوئی نمایاں آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ اگرچہ کچھ عرصہ ہوا حکومت ہند کی طرف سے صوبجاتی حکومتوں کے نام ایک مراسلہ جاری ہوا تھا۔ جس میں ان کی توجہ تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کے فیصلہ جات اور سپرو کمیٹی کی تجاویز کی طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ اور ان تجاویز پر غور و خوض کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ عملی رنگ میں ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ ارباب اختیار کی اس سہل انگاری کو دیکھکر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ ؎

خفتہ بر سنجاب شاہی نازنینے را چہ غم گر زخار و خارہ سازد بستر و بالیں غریب

بے کاری نے ان دنوں ہندوستان میں جو نازک صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اس تازہ اطلاع سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسمبلی کے واچ اینڈ وارڈ آفس میں ایک سینئر اسسٹنٹ کی اسامی خالی ہوئی۔ تو اس کے لئے اس وقت تک تین ہزار پانچسو درخواستیں پہونچ چکی ہیں۔ اور ابھی چونکہ درخواستیں بھیجنے کی میعاد میں دو ہفتے باقی ہیں۔ اس لئے بے شمار درخواستیں آ رہی ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ پوری مستعدی کے ساتھ بیکاری کے مسئلہ کی طرف متوجہ ہو۔

# "احسان" کی کھلی ہوئی جہالت

اگرچہ اخبار "احسان" کو بتایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ "انبیاء ہمیشہ دنیا سے غلامی کو دور کرنے کے لئے آتے ہیں" اس میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم میں جو آپ نے حکومت انگریزی کی وفاداری اور خیر خواہی کی دی ہے۔ قطعًا کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ جہاں حکومت کی اطاعت شعاری کا مطلب ہے۔ کہ اس کے قانون کو نہ توڑا جائے۔ اس کے خلاف بغاوت نہ کی جائے۔ اس کے حلقہ میں فتنہ و فساد نہ پھیلایا جائے۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ انبیاء دنیا سے غلامی کو بغاوت۔ فساد اور قانون شکنی کے ذریعہ دور کیا کرتے ہیں۔ جائز ذرائع سے انبیاء غلامی کی زنجیریں خدا تعالےٰ کی مظلوم مخلوق کے پاؤں سے کاٹا کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم سے جو جماعت قائم فرمائی ہے۔ اس کا بھی فرض ہے۔ لیکن احسان ابھی تک یہی نہ مانوں کی رٹ لگائے جا رہا ہے۔ اگر اس میں ہمت ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایک ہی حوالہ ایسا پیش کرے۔ جس میں آپ نے اہل ہند سے یہ کہا ہو۔ کہ انہیں انگریزوں کا غلام بن کر رہنا چاہیئے۔ اپنی حق تلفی کے خلاف آواز نہیں اٹھانی چاہیئے۔ اور خواہ ان پر کس قدر ظلم و ستم کیا جائے۔ انہیں قطعًا چون و چرا نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی وہ یہ بھی بتا دے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ کہاں فرمایا ہے۔ کہ انبیاء قانون شکنی اور فساد کے ذریعہ دنیا کو آزادی دلانے آتے ہیں۔ جب تک وہ یہ ثابت نہیں کر سکتا حکومت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد میں تضاد قرار دینا اس کی جہالت کی علامت ہے۔ اور اس پر یہ کہکر اترانا۔ کہ اس کے مطالبہ کا کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ جہالت کا شرمناک مظاہرہ ہے۔

# "کفر سے ہماری جنگ زیادہ شدت سے آئندہ سالوں میں شروع ہوگی"

## چندہ تحریک جدید سال دوم مخلصین جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید سال اول کے متعلق جو اعلان فرمایا تھا۔ اس میں سے ۳۰ر جون ۱۹۳۵ء تک وعدہ کی رقوم میں سے ۶۵ فیصدی نقد وصول ہو چکا تھا۔ دوسرے سال کے وعدے اگرچہ پہلے سال سے زیادہ تھے۔ لیکن ۳۰ر جون ۳۶ء تک ان کی وصولی کی نسبت ۵۰ فیصدی ہے۔ جو سال اول کے مقابلہ میں ۱۵ فیصدی کم ہے۔ اس کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو تازہ ارشاد فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

"اس سال چندہ (تحریک جدید) کی وصولی کی رفتار سست ہے۔ اور اب جو کمی پیدا ہو رہی ہے۔ اگر جاری رہی۔ تو گزشتہ سال سے بھی کم چندہ وصول ہوگا پس چندہ تحریک جدید اور صدر انجمن کے چندوں کی ادائیگی پر خاص زور دیا جائے۔"

چندہ تحریک جدید کے وصول ہونے میں جو سستی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کو مخلصین کا فرض ہے۔ کہ فورًا چستی میں تبدیل کریں مجلس مشاورت پر نمائندگان نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس چندہ کے لئے کوشاں ہونگے۔ مگر بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور کو پھر متوجہ کرنا پڑا ایسے کارکنان جماعت و نمائندگان مجلس مشاورت اور دیگر ذی اثر و بارسوخ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت میں جن احباب کے وعدے قابل ادا ہیں۔ ان کو یاد دلائیں۔ کہ ان کے اس وعدہ کا جو انہوں نے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ پورا کرنے کا وقت ہے۔ مخلصین کو ہی پر بس نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں تیسرے سال کی قربانی کے لئے بھی ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ابھی سے ایسا ماحول پیدا کرنے جانا چاہیئے کہ جس وقت حضور کی طرف سے تیسرے سال کی مالی قربانی کیلئے بلایا جائے۔ مخلصین فورًا لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم ان تین سال میں اپنی طاقت کے سنبھالنے کیلئے کوشاں ہیں کفر سے ہماری جنگ شدت سے آئندہ سالوں میں شروع ہوگی۔ اگر ہم روزانہ اخراجات کو پورا کرتے ہوئے ایک مضبوط ریزرو فنڈ کے قیام میں کامیاب نہ ہوئے تو ہماری سکیم اور بھی پیچھے جا پڑے گی۔ دنیا پیغام حق کے لئے پیاسی ہے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ کہ اس تک زندگی کا پیغام پہونچائیں لیکن یہ کام بغیر ایک مضبوط ریزرو فنڈ کے نہیں ہو سکتا۔ پس دوستوں کو اس دن عہد کرنا چاہیئے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندے باقاعدہ ادا کرینگے۔ اور اپنے دل میں عہد کرنا چاہیئے۔ کہ آنے والی تحریک کے موقعہ پر وہ موجودہ قربانی سے بڑھکر قربانی کریں گے۔"

ریزرو فنڈ کے قیام کی ضرورت واضح کی جا چکی ہے۔ اس کے لئے اکٹھا روپیہ پہونچنے کی ضرورت ہے۔ اور معمولی روزانہ اخراجات کا بھی پورا کرنا لازمی ہے اس لئے وہ احباب خاص طور پر اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ جنہوں نے کوئی میعاد مقرر نہیں کی۔ ان کے وعدہ پر سات ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ چونکہ مومن کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ سابق بالخیرات ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے ایسے احباب کو اور ان احباب کو جن کے وعدے کی تاریخ ادائیگی آنے والی ہے۔ چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد وعدہ کی رقم ارسال فرمائیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

# ختمِ نبوّت کی ایک تازہ دلیل

ختم نبوت کی ایک تازہ دلیل جو ایک خاص دماغ کی جدت طرازی کا نتیجہ ہے اور جسے ہمارے علاقہ میں تنکے کا سہارا دینے والے آج کل بہت کچھ اہمیت دے رہے ہیں۔ یہ پیش کی جا رہی ہے۔ کہ اگر نبوت کے قابل کوئی ہو سکتا تھا۔ تو وہی جس کی شان میں آیا ہے۔ لحمك لحمی ودمك دمی۔ یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ اس کے متعلق حسب ذیل گذارشات ہیں:-

(۱)

جبکہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق خود فرما دیا۔ کہ تمہارا گوشت اور خون میرا ہی ہے۔ تو آپؐ کے ہوتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو درجۂ نبوت پر فائز کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔؟ اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس حدیث میں کہ انت منی بمنزلۃ ھارون بموسٰے ولکن لا نبی بعدی۔ یعنی اخوت اور جانشینی کے اعتبار سے شاہ ولایت اور شاہ نبوت میں ہارون اور موسےٰ کی مماثلت ہے لیکن چونکہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود اکمل و ارفع واعلےٰ تھے۔ اس لئے براہ راست فیضانِ نبوت حضرت علیؓ کو نہیں مل سکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو ملا۔

(۲)

لحمك لحمی ودمك دمی بے شک ایک تعریفی جملہ ہے۔ اور اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اعلےٰ شان ثابت ہوتی ہے۔ لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ آیا اس سے ان کا استحقاق نبوت بھی ثابت ہوتا ہے؟ اس سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دادا کی اولاد ہیں۔ اور دونوں کی رگوں میں ایک ہی خون رواں ہے۔

(۳)

ہر شخص جانتا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔ قرآن کریم میں جس قوم کے متعلق ارسال رُسل کا ذکر آیا ہے۔ اس قوم کی سیاہ کاریاں اور فسق و فجور بھی گنائے گئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے متعلق فرمایا۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ پھر رسولوں کی بعثت کو بارش سے تمثیل دی گئی ہے۔ یعنی جس طرح بارش مُردہ زمین میں حیات کی رُوح پھونک دیتی ہے۔ اُسی طرح انبیاء اور رُسل بھی مُردہ قوموں میں حیات کی لہر دوڑا دیتے ہیں۔

اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ آیا حضرت ختم المرسلین اور سید الاوّلین والآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی یا آپ کے وصال کے بعد مستقبل قریب ہی میں ایک نبی کی ضرورت پڑ گئی تھی؟ یہ خیال ہی انسان کو کفر کی حد تک پہونچانے کے لئے کافی ہے۔ کہ حضور کی قوتِ قدسیہ اس قدر ناقص تھی (نعوذ باللہ) کہ آپ کے وصال کے چند سال ہی بعد ایک نبی کی ضرورت پیش آگئی۔ اندریں صورت وُہ خیر القرون والی بشارت کہاں گئی۔ جس کا سلسلہ تبع تابعین تک پہونچتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مرتدین کا فتنۂ عظیم بسرکردگی مسیلمہ کذاب شروع ہو گیا تھا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبوت ملنی تھی تو خداوند تعالےٰ ضرور اُن کو کم سے کم درجۂ خلافت پر ہی فائز کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کراتا۔ لیکن یہ خدمت اور یہ فضیلت ثانی اثنین والے کی قسمت میں تھی۔ اور وُہ صدیق ہی رہے۔ نبی نہ بن سکے۔ کیونکہ ضرورت نہیں تھی۔

(۴)

انبیاء اور خلفاء کے انکار و اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ معیارِ فضیلت اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے۔ اور اپنی عقل اور اپنی پسند کو کسوٹی گردانتے ہیں۔ قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے۔ کہ کفار کہتے ہیں۔ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق کہا کہ مھین ولا یکاد یبین۔ کسی کے متعلق کہہ دیا۔ کہ یہ تو جادوگر ہے۔ کسی کو کہا کہ یہ تو دیوانہ ہے۔ یہ کیسے نبی بن سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے کہا۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ نبوت کی طرح خلافت کا انتخاب بھی خداوند حکیم نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ۔ اس لئے ہمیں حق نہیں۔ کہ یہ کہیں۔ نبوت کا استحقاق اگر ہوتا تو فلاں کا ہوتا اور چونکہ فلاں کو نبوت نہیں ملی اس لئے نبوت ہمیشہ کے لئے بند۔ مسلم وُہی ہے۔ جو خداوند حکیم کے فعل پر گردن رکھدے۔ خاکسار عبد الحلیم کشکی

(از پوری دار لیبہ)

# قادیان اب بھی دارُالامان ہے

اخبار اہلحدیث (۳ جولائی) میں اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کو دارالامان کہتی ہے۔ "لیکن چند دنوں سے قادیان دار الضرب و الحرب بن رہا ہے۔ احرار اور ان کے زیر اثر لوگ بہت سر اٹھا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ شجرۂ طیبہ مرزائیہ کی مقدس شاخ ابن مرزا پر کسی نالائق نے ڈنڈے سوٹے سے حملہ کر دیا۔ یہ بات بھی زیادہ قابلِ التفات نہ تھی۔ مگر اب تو یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ کہ احمدی مُردے بھی پولیس کی حفاظت میں دفن ہوتے ہیں"۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کی طرف سے قادیان کی بستی کے متعلق جو بشارت دی گئی ہے۔ وُہ یہ کہ "یہ خدا تعالےٰ کی نظر میں دارالامان ہے" (نزول المسیح حاشیہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ جو خلوصِ دل اور نیک نیتی اور تحقیقِ حق کی خاطر اس بستی میں داخل ہو گا۔ اور اس کے دل میں منافقت اور شرارت کا شائبہ نہ ہو گا۔ اسے اطمینانِ قلب اور سکینت حاصل ہو گی۔ اور اس کی رُوح سلامتی کی راہ پہچان کر ہمیشہ کے لئے امن حاصل کر لیگی۔ اہلحدیث نے تعصب سے مجبور ہو کر اعتراض تو کر دیا۔ مگر یہ نہ سوچا۔ کہ اس کی زد کہاں کہاں پڑے گی۔ کیا مکہ مکرمہ کے متعلق قرآن کریم میں نہیں آیا۔ کہ من دخلہ کان اٰمنا۔ یعنی جو اس میں داخل ہو گا۔ وہ امن پائے گا۔ اور کیا مسلمان اسے دارالامن نہیں سمجھتے۔ اس کو تو اللہ تعالےٰ نے حرماً اٰمناً بھی قرار دیا ہے۔ مگر باوجود اس کے وہاں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کو جس قدر اذیتیں پہنچائی جاتی رہیں۔ انہیں کون نہیں جانتا۔ سر راہ چلتے مسلمانوں پر اسی طرح بلاوجہ حملے کئے جاتے تھے۔ جس طرح آجکل اُسی قماش کے لوگ قادیان میں احمدیوں پر کرتے ہیں۔ خود سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر رنگ میں تکالیف پہونچائی گئیں حتےٰ کہ آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ کر کے حملہ کیا گیا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مبارک وطن چھوڑ کر مدینے کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ پس اگر مکہ سے قادیان کی مماثلت کی وجہ سے یہاں پر احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے۔ تو اس سے قادیان کے تقدس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جس طرح سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر کفار کے مظالم کی وجہ سے مکہ کی تقدیس میں فرق نہ آیا۔ پھر قادیان پر تو جماعت احمدیہ کو وہ تصرف حاصل نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے احمدی معاندین کے مظالم کا نشانہ بننے سے بچ سکیں۔ لیکن مکہ کے فتح ہو جانے اور کلیتہً مسلمانوں کے قبضہ میں آجانے کے بعد آج تک اس میں کئی واقعات ایسے رونما ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے وہی اعتراض اس پر پڑ سکتا ہے جو قادیان کے متعلق کیا گیا ہے۔ کیا عبد الملک بن مروان نے جب مکہ پر چڑھائی کی۔ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کر دیا۔ اس وقت مکہ دارالامان نہ رہا تھا۔ فی زمانہ سلطان ابن سعود نے جب مکہ مکرمہ پر حملہ کیا۔ اور شریف مکہ کو شکست دی تو کیا

# سپین میں عیسائیت کا زوال اور اسلام کی تعلیم کا شدید انتظار!

سپین کا خوشنما اور خوبصورت ملک یورپ کی آخری حد ہے۔ جہاں اسلام پہنچا۔ اور خدائے واحد کا نام برابر سات سو سال تک اس ملک کے ہر کونے سے بلند ہوتا رہا۔ عین اس حالت میں جبکہ سپین پر ضلالت اور گمراہی کے بادل ہر طرف چھائے ہوئے تھے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس ملک میں اسلامی تہذیب پھیلانے اور توحید الٰہی قائم کرنے کے لئے ابرِ رحمت کے رنگ میں بھیجا۔ اور سپین کو جو تہذیب مسلمانوں نے سکھائی۔ آج بھی اس ملک کے لوگ نیز دوسرے ممالک کے باشندے اس کے قائل ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس سرزمین کو جب مسلمانوں کے حوالے کیا۔ تو انہوں نے اس میں ایسے پودے کی کاشت کی۔ جو جلد جلد بڑھا۔ اور نہایت شاندار بن گیا۔ لیکن آخر اس کو گھن لگنا شروع ہوا۔ اور وہ اندر ہی اندر بوسیدہ ہو گیا۔ اور عیسائیت نے اسے اکھیڑ پھینکا۔ مگر جب عیسائیت کی حقیقت لوگوں پر واضح ہوئی۔ تو بیدار مغز لوگ جلد ہی اس سے متنفر ہو کر ایک آزاد زندگی بسر کرنے لگے۔ اور عیسائیت دن بدن ان کی نگاہوں سے گر گئی۔ چنانچہ اس وقت تک جس قدر حالات کا مطالعہ میں کر چکا ہوں وہ تمام پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ عیسائیت اب چند دن کی مہمان ہے۔ اس وقت سپین کا مذہب جائز و ناجائز ذرائع سے روپیہ کمانا عمدہ لباس پہننا اچھا کھانا کھانا مختلف دنیاوی عیش و عشرت مثلاً تھیٹرز۔ سینما Bull fights وغیرہ کو رونق بخشنا ہے۔ میڈرڈ میں بے شمار گرجے ہیں۔ مگر ان میں سے بعض کو جلا دیا گیا۔ بعض کو مسمار کر دیا گیا۔ اور بعض کو کسی اور مصرف میں لایا جا چکا ہے۔ مگر جو آباد ہیں۔ اور لوگ کم و بیش ان میں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ ان کی حالت بھی افسوسناک ہے۔ جیسا کہ گذشتہ دنوں بشپ نے اعلان کیا۔ گرجوں کے پادری جن کو اس زبان میں Sacerdotes کہتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی زمانہ میں ان کو حکومت کی طرف سے بڑی بڑی رقوم ملا کرتی تھیں۔ مگر اب کس مپرسی کی حالت میں پھرتے ہیں۔ اب عام طور پر ان کا گذارہ بعض امراء کی مشرکانہ رسوم کی آمد پر ہے۔ یہ لوگ شادی نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کوئی اور کام کرتے ہیں۔

عیسائیت کی بنیاد تثلیث اور کفارہ پر ہے۔ مگر میں نے اپنی ملاقات کے دوران میں نوّے فیصدی لوگوں کو خدائے واحد کا قائل پایا۔ انہوں نے کفارہ کی مذمت کی۔ اور عیسائیت کے دیگر عقائد سے نفرت کا اظہار کیا۔ شراب نوشی اور سؤر کا گوشت کھانا بھی ان کے معمول میں سے ہے۔ مگر ان کو بھی چار و ناچار لوگ چھوڑ رہے ہیں اکثر کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ باوجود مالی حالت اچھی ہونے کے شراب نوشی اور سؤر کا گوشت کھانے سے متنفر ہیں۔ ان لوگوں کی مذہب سے لاپرواہی کے نتیجہ میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ دنیاوی عیش و عشرت میں پڑ کر اپنی تباہی کے سامان پیدا کر لیں۔ یا کسی اچھے اور بہتر مذہب کی تلاش کریں۔ اس ملک کی سابقہ مذہبی تنظیم ٹوٹ چکی ہے۔ اور عیسائیت کی خامیوں کو یہ لوگ بخوبی سمجھ چکے ہیں۔ عیسائیت میں ان لوگوں کی مشکلات کا حل نہیں۔ اور ان کی راہنمائی کی تاب اس میں اب باقی نہیں رہی۔ اندریں حالات جب ان کو اسلام کے زریں اصول بتائے جاتے ہیں تو بے اختیار ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں اور ایک بے تاب دل سے اسلام کی باتیں سنتے ہیں۔ اور یہ فقرہ ان کی زبان پر ہوتا ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد بھی مسلمان تھے۔ بعض طبائع خدائے واحد کی قائل ہیں۔ اور ان کی روحیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ اسلام آئے۔ تا کہ ان کو اطمینانِ قلب حاصل ہو۔

بعض ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو ہر مذہب کی عزت کرتے ہیں۔ مگر اپنا کوئی مذہب نہیں رکھتے۔ ان کو بعض مثالیں دے کر سمجھایا گیا۔ تو وہ اسلامی تعلیم کو سننے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایسے لوگوں میں بھی تبلیغ کا کام جاری ہے۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ایک ملاقات کے وقت بعض عورتوں کے منہ سے سب سے پہلے یہ الفاظ نکلے۔ کہ ہم عیسائیت چھوڑ کر اسلام کے اصول کو اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ مجھے ابھی انہیں تبلیغ کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود قلوب کو کھینچ کھینچ کر اسلام کی طرف لا رہا ہے۔ بعض جو باتیں کرنے کی جرأت کر لیتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کا ذکر سن کر وجد میں آ جاتے ہیں۔ غرضکہ قلوب اسلام کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور بظاہر حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلام کی بے مثل تعلیم آئے۔ اور آ کر ان کی دینی و دنیاوی مشکلات کو حل کرے۔ پس احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ملک سپین کے باشندوں کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے ہلاکت کے گڑھوں سے نکال کر اسلام کے خوشنما اور فرحت افزا زینہ پر بٹھائے۔

جب میں سپین کے اکثر انسانوں کی قلبی کیفیت کا مطالعہ کرتا اور اپنے پیارے آقا کے الفاظ کو یاد کرتا ہوں۔ کہ "ان روحوں کی پکار ہے۔ کہ کوئی آئے۔ اور ہمیں اس شرک کے مرکز سے آزاد کرے"۔ تو میرا مایوس دل امیدوں سے لبریز ہو جاتا اور میرے ایمان میں ترقی ہوتی ہے میری ناچیز کوششیں کچھ چیز نہیں۔ اگر اس کا فضل اور رحم شامل حال نہ ہو۔ پس خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ وہ دن قریب ہیں۔ کہ اسلام کی فتح کا پرچم اس ملک میں لہراتا نظر آئے گا۔ اور ہر ایک پیاسا اسلام کے شیریں چشمہ سے اپنی پیاس بجھائے گا۔

(خاکسار محمد شریف ملک از میڈرڈ۔ سپین)

# میاں سر فضل حسین صاحب کی المناک وفات پر

## احمدی جماعتوں کی قراردادیں

**گوجرانوالہ** انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک اجلاس ۱۰ر جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات حسرت آیات پر سخت صدمہ پہونچا ہے۔ ایسی قابل ترین ہستی کے گذر جانے سے اہل ہند کو بالعموم اور اہل پنجاب کو بالخصوص ایک بہت بڑا نقصان پہونچا ہے۔ ہم اس جانکاہ صدمہ پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں نیز آپ کے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد القادر سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ)

**سرگودھا** ۱۰ر جولائی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ سرگودھا کا ایک غیر معمولی اجلاس آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر اظہار غم کی غرض سے منعقد ہوا۔ جس میں مردوں عورتوں اور بچوں نے شمولیت کی۔ ایک مقرر نے تقریر کے دوران میں میاں صاحب مرحوم کے اوصاف بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ کس خلوص نیت اور تندہی سے سر موصوف نے اپنے آپ کو ملک و ملت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

ممبران جماعت احمدیہ سرگودھا کا یہ جلسہ آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات کو ملک اور قوم کا ایک نقصانِ عظیم تصور کرتا ہے۔ اور سر موصوف کے پسماندگان سے اس جانگداز صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ سرگودھا)

# تحریک انصار اللہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

## "پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہر نبی کے وقت شیطانی اور طاغوتی طاقتیں اس کے نور کو بجھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور تمام مخالف عناصر اس کے نام اور کام کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ ان طاغوتی قوتوں کے مقابل پر انبیاء ایک پاکیزہ اور جاں فروش جماعت تیار کرتے اور اس میں حق کے پھیلانے اور باطل کے نیست و نابود کرنے کے لئے غیر معمولی جوش بھر دیتے ہیں۔ ہر شخص جو اس قدسی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ وہ خدا کا ایک سپاہی اور اس کے مقدس لشکر کا ایک کارآمد عضو ہے۔ بیعت کے معنے مال و جان کے فروخت کر دینے کے ہیں۔ پس ہر بیعت کنندہ جو بیعت کی حقیقت سمجھتا ہے دین الٰہی کا مخلص محافظ ہے۔ اسی روحانی لشکر کو انصار اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ہر زندہ چیز کی زندگی کا دار و مدار عناصر اربعہ پر ہے۔ تو مذہبی جماعت کی بقا کا انحصار تبلیغ پر ہے۔ تبلیغ مذہبی جماعت کی روح اور اس کی جان ہے۔ جب کوئی مذہبی جماعت تبلیغ سے غفلت برتتی اور اس بارہ میں کوتاہی سے کام لیتی ہے۔ تو اس کی روحانی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا اور اسکی اشاعت و ترقی رک جاتی ہے۔ بلکہ وہ روز بروز تنزل اور پستی کی طرف جارہی ہوتی ہے۔ تبلیغ احمدیت پر خاص زور دینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے رویا کی بناء پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے انصار اللہ کی تحریک نمایاں رنگ میں جماعت کے سامنے رکھی گئی اور بہت سے احباب نے اس سعادت میں حصہ لیا۔ اور تاحال بعض جماعتیں مستعدی اور استقلال سے انصار اللہ کے لائحہ عمل کے ماتحت تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ اور ان کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ جزاھم اللہ

لیکن دوسری طرف سختی سے محسوس کیا جارہا ہے کہ ہنوز جماعت کے اکثر حصہ نے اس تحریک کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ ورنہ اس تغافل کے کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔ اب چونکہ نظارت تبلیغ کی طرف سے اس تحریک کو چلانے کی ذمہ واری ایک حد تک مجھ پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے میں تمام جماعتوں اور جملہ احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو محسوس کر کے اس نیک اور مفید ترین تحریک کو پورے طور پر کامیاب بنائیں۔ ضروری ہے کہ کام کرنے والے ممبران انصار اللہ کی تعداد کم از کم پانچہزار ہو جائے۔ اور اس طرح سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف ظاہری طور پر بھی پورا ہو جائے گا جو درج ذیل ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سنکر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گا۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں۔ پر اگر خدا تعالےٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۷-۹۸ حاشیہ)

یقیناً آسمان کی طرف سے جواب دینے والا شخص فرشتہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقاعدہ تبلیغی فوج کی تعداد کا پانچ ہزار ہو جانا اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کامیابی کو بہت قریب کر دے گا۔

پس احباب کا فرض ہے کہ وہ بلا پس و پیش انصار اللہ میں شامل ہو جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے تبلیغی کام کرنے والے سپاہی بن جائیں۔ ممبران انصار اللہ کے فرائض حسب ذیل ہیں:۔

۱:- اسلام و احمدیت کے متعلق کامل معلومات حاصل کرنے کے علاوہ قرآن مجید و احادیث اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کے انجمن انصار اللہ کے ہفتہ وار اجلاسوں میں باقاعدہ شریک ہونا۔

۲- تقریری و تحریری طور پر احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہونچانا۔

۳- انفرادی تبلیغ کے لئے ہر ماہ ایک دن وقف کرنا۔ اس سے زیادہ جتنا وقت دیا جاسکے مزید ثواب کا موجب ہوگا۔

۴- مرکز سے شائع شدہ ماہوار ٹریکٹوں کی باقاعدہ اشاعت اور ان پڑھ لوگوں کو سنانا۔

۵- ٹریکٹوں کی مفت اشاعت کے لئے صاحب استطاعت احباب کو چندہ کی ترغیب دینا اور اگر ہو سکے تو خود بھی اس مد میں حصہ لینا

نوٹ:- یاد رہے کہ اس صدقہ جاریہ میں کم سے کم رقم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جاتی ہے۔

۶- اشاعت احمدیت کے لئے انچارج تحریک انصار اللہ کو مفید مشوروں سے مطلع کرنا۔

۷- اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے درد دل سے دعا کرنا۔

یہ فرائض نظارت کی طرف سے علیحدہ فارم پر طبع کرائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی درخواست ممبری بھی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ خاکسار سے یہ فارم منگوا کر بہت جلد انصار اللہ بن جائیں۔

جہاں جہاں انصار اللہ کی انجمنیں قائم ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ از سر نو سابقہ عہد کی یاددہانی کرانے کے لئے فارم پُر کرائے جائیں۔ مبلغین سلسلہ اور سکرٹریان تبلیغ سے بھی درخواست ہے۔ کہ تمام احباب کو اس اہم فرض کی طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ جلد سے جلد پانچ ہزار کی تعداد پوری ہو جائے۔ اور باقاعدہ تنظیم کے ساتھ کام شروع کیا جاسکے اور اللہ تعالےٰ کی نصرت ہمارے شامل حال ہو۔ آمین

نوٹ:- جس قدر فارم مطلوب ہوں وہ ایک کارڈ لکھ کر خاکسار سے طلب فرمائیں۔

ابو العطاء جالندھری
انچارج تحریک انصار اللہ قادیان

# قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

بعض جماعتوں نے اپنی توجہ پورے طور پر اس طرف مبذول نہیں کی۔ کہ کور کا کام کسقدر ضروری اور مفید ہے۔ اور نیشنل لیگ کا قیام اور انتظام محافظت حقوق کے لئے کسقدر اہم ہے۔ گذشتہ دنوں جلسہ وزیر آباد کے موقعہ پر باوجود اشرار وزیر آباد کی شدید مخالفت کے ممبران کور گوجرانوالہ نے جس محنت اور جرات سے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی تشریف آوری پر کور گوجرانوالہ نے اپنے حسن کارکردگی سے جو نام پیدا کیا۔ وہ اخبار میں احباب پر عیاں ہے۔ اسی طرح دیگر مواقع پر جو خدمات سرانجام دیں۔ وہ قابل تحسین ہیں۔ اور صدر نیشنل لیگ گوجرانوالہ اس کے لئے مبارکباد کے قابل ہیں۔ ان حالات اور واقعات سے روشن ہے۔ کہ کور کے کام کا استحکام کس قدر ضروری ہے۔ میں جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر جگہ لیگ کے کام کو زیادہ مضبوط بنائیں۔ اور جس جگہ کور کا کام مکمل نہ ہو اسکو مکمل فرمائیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے اس ضلع کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ جہاں وہ جائیں گے وہ کور کا معائنہ بھی کریں گے۔ اس لئے جماعتیں اپنی کور کو

تبلیغ اندرون ہند

# ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

## شاہ مسکین

سید ولایت شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہ مسکین لکھتے ہیں

۴ و ۵ ر جولائی ہمارا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور اسی اثنا میں غیر احمدیوں سے ایک کامیاب مناظرہ بھی ہوا۔ غیر احمدی مناظر منشی عبداللہ معمار امرتسری تھا۔ اور ہماری طرف سے مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل۔ وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرے ہوئے غیر احمدی مناظر عاجز آ کر ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرتا رہا۔ دوران مناظرہ میں منشی عبداللہ معمار نے مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے بعض حصے پیش کر کے عوام کو اشتعال دلانا چاہا۔ اس پر مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ کو پیش کر کے بتایا گیا۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ میں یہ باتیں سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔

اختتام مناظرہ پر مولوی دل محمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قسم اٹھائی۔ اور مد مقابل مناظر سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ اس کے خلاف مؤکد بعذاب حلف اٹھائے۔ مگر اسے جرأت نہ ہوئی۔

اس موقعہ پر آل انڈیا نیشنل لیگ کے والنٹیرز نے جو لاہور شاہدرہ چک ۵۶۵ و چک ۱۰۸ چوہدری والہ ضلع لائل پور سے آئے۔ زیر قیادت مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قیام امن کے لئے بہت اچھا کام کیا۔ نیز قاضی محمد نذیر صاحب مولوی نعمت اللہ صاحب اور جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی اپنے مفید نصائح سے لوگوں کو محظوظ کیا پولیس بھی ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔

## فیض آباد

۲۷ ر جون کو جماعت احمدیہ اور اہلحدیث کے درمیان وفات مسیح اور اجراء نبوت پر بحث ہوئی۔ احمدی جماعت کی طرف سے منشی عبدالکریم صاحب مناظر تھے اور اہلحدیثوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب

دوران بحث میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے آخری فیصلہ کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ غیر احمدی مولوی صاحب نے کہہ دیا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ لکھا ہو کہ "تمہاری یہ تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے" تو میں تمام اعتراضات چھوڑ دوں گا۔ لیکن جب دوسرے روز ان کو وہ تحریر دکھائی گئی۔ تو وہ ٹال مٹول کرنے لگے۔ انہی اہلحدیث مولوی صاحب سے ۵ ر جولائی کو مولوی عبدالمالک صاحب رامپوری کا مناظرہ زیر صدارت ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب اختلافی مسائل پر ہوا۔ جس کا تعلیم یافتہ طبقہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔

## کلانور

۶ ر جولائی۔ احمدیہ جلسہ میں ملک محمد عبداللہ صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات" پر اور مہاشہ محمد عمر صاحب نے "میں کیوں مسلمان ہوا؟" کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں۔ دوسرے روز موضع شاہپور میں بھی تقاریر کیں۔

## تلونڈی موسیٰ خان

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے ۶ و ۷ ر جولائی کو ختم نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر لیکچر دیئے۔

(نامہ نگار)

## سیدپور بنگال

سید محمود احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں

اس جگہ تبلیغ میں پوری کوشش کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور اخبار الفضل غیر احمدی اصحاب کو پڑھایا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی ایک تقریب "ہٹا تب" پر بعض بنگالی اصحاب کو حضرت کرشن اور گوتم اور رام چندر جی کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ بتایا گیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ ایک مسلمان بنگالی کو جو ڈاکخانہ میں ملازم ہیں احمدیت کے متعلق پوری معلومات دی گئیں۔

## رنگپور (بنگال)

موضع چندن پاٹ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ قریشی محمد حنیف صاحب نے صداقت احمدیت پر اردو میں تقریر کی۔ اور مسٹر بدرالدین صاحب احمدی نے بنگلہ زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ رنگپور میں ایک غیر احمدی مولوی نے قریشی صاحب کو حیات مسیح پر بحث کرنے کے لئے چیلنج دیا۔ لیکن جب مناظرہ شروع ہوا اور قریشی صاحب نے واضح دلائل سے وفات مسیح کو ثابت کیا تو غیر احمدی مولوی صاحب لاجواب ہو کر لوگوں کو فساد پر برانگیختہ کرنے لگ گئے۔ مگر اس میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ (نامہ نگار)

# مسئلہ جہاد اور روزنامہ "پیپل"

ذیل میں روزنامہ "پیپل" (انگریزی) مورخہ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء کے اس مضمون کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو ایک نیشنلسٹ مسلم کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ اور جس میں مسئلہ جہاد کی اس تشریح کے متعلق جو ملک غلام فرید صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے جون اور جولائی کے رسالہ میں کی ہے۔ مسلم اور غیر مسلم انگریزی خواں اصحاب کو متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع شدہ مضمون کو غور سے پڑھیں۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"میں نے بارہا اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ شرارتی اور کم علم لوگ "پین اسلام ازم" کے جہاد وغیرہ کے متعلق عقیدے فرقہ وارانہ امن واتحاد کے لئے نہایت پُرخطر ہیں۔ ایسے فتنہ پردازوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان یا کم از کم ان مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان جو کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہتے ہیں۔ حقیقی صلح و آشتی کبھی نہیں ہو سکتی ان کے نزدیک دنیا دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک دار الحرب (جائے جنگ) اور دوسرا دار السلام (امن کا گھر) روئے زمین کا وہ حصہ جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں ان کے نزدیک دار الحرب ہے اور وہ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ دار الحرب اور دار السلام کے درمیان کبھی صلح نہیں ہو سکتی۔ یہ فتنہ انگیز مفتی، اسلام کو ہمیشہ غیر مسلم دنیا سے برسر پیکار رہتے بتاتے ہیں حالانکہ یہ خیال قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔ نام نہاد مسلمانوں کی ایک جماعت کے ایسے ہی عقیدہ پر عیسائیوں نے اپنے اس غلط شور و غوغا کی بنیاد رکھی۔ کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے اور تلوار ہی اس کا سہارا ہے تلوار ہی سے اس کی ترویج ہوئی علاوہ بریں اس قسم کی تعلیم مسلمان نوجوانوں کے دلوں میں جنہیں بجا طور پر یہ جہاد کے مؤید علماء یہ سکھاتے ہیں کہ ہر ہندو ان کا دشمن ہے۔ مذہبی جنون پیدا کرتی ہے اور اسے قائم رکھتی ہے۔ اور یہ بات کچھ بھی قابل تعجب نہیں کہ ان میں سے زیادہ جوشیلے اپنے خیالات کو عملی جامہ بھی پہناتے ہیں جیسا کہ عبدالقیوم نے کراچی میں اور علم الدین نے لاہور میں کیا۔

اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم کی اس شر انگیز اور قطعی طور پر غلط تفسیر کی مدلل تردید کی جائے۔ جیسا کہ ریویو آف ریلیجنز نے اپنے حال کی اشاعت میں کیا ہے۔ یہ رسالہ اسلام کو بمقابلہ دیگر مذاہب پیش کرنے کے لئے مخصوص اور وقف ہے۔ اس کے ایڈیٹر ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے نزدیک جہاد کی اس احمقانہ اور غلط تفسیر کی قرآن و حدیث سے تصدیق نہیں ہوتی۔ اسلام ایک امن اور صلح کا مذہب ہے اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ صلح اور آشتی سے رہیں۔ اسلام صرف تلوار اٹھانے کی اجازت اس وقت دیتا ہے۔ جب کہ ایک مسلم سلطنت پر ایک غیر مسلم حاکم کی طرف سے اسلام کو مٹانے کی نیت سے حملہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے لئے تمام دنیا دار السلام ہے۔ (جب تک کہ اسلامی سلطنت پر حملہ نہ کیا جائے) صرف وہی ملک اسلام کے نزدیک دار الحرب ہے۔ جو مسلمانوں کو مذہبی آزادی نہیں دیتا۔ یا جو کسی رنگ میں ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی کے راستہ میں روک اور رکاوٹ پیدا کرتا ہے یہ عقیدہ کہ کسی ملک میں غیر اسلامی حکومت کا وجود اسے دار الحرب بنا دیتا ہے محض خیال خام اور نادرست عقیدہ ہے۔ قرآن و حدیث اور اکابرین اسلام کے اقوال

سے یہ ہرگز مطابقت نہیں رکھتا۔

ایڈیٹر صاحب ریویو نے اپنے اس قول کی تصدیق میں قرآن و حدیث سے متعدد حوالجات نقل کئے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم اصحاب بھی اس رسالہ کو کثرت سے پڑھیں اور پڑھوائیں۔ کیونکہ اس مضمون کا مقصد مختلف اقوام میں ایک دوسرے کو سمجھنے اور خوشگوار تعلقات استوار رکھنے کی استعداد پیدا کرنا ہے۔ میں نے اس مضمون پر یہ مفصل تبصرہ صرف اس لئے کیا ہے کہ میرے نزدیک اس کی ضرورت نہائت اہم ہے۔ محاربانہ اور جارحانہ زاویۂ نظر رکھنے والوں کی طرف سے اسلام کو جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ اس احتمال کے علاوہ کہ ایسے اشتعال دلانے والے خیالات کی وجہ سے تشدد کی تعلیم لازم آتی ہے۔ جس کا گذشتہ سالوں میں دور دورہ رہا۔ یہ امر بھی وقوع میں آرہا ہے۔ کہ ایسے نوجوان جنہیں اپنی جان اپنے ملک کی خاطر قربان کرنے میں کوئی دریغ نہ ہونا چاہیئے۔ اس غلط عقیدہ کا شکار ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں ایک ایسی اسلامی حکومت کے قیام کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ جو کہ وسط ایشیا اور عرب سے ملحق ہوگی۔ لیکن یہ بات محض ایک دھوکہ رہی ہے۔ کیونکہ اس کی بناء پُرہیبت اور متشددانہ خیالات پر ہے۔

(ایم - آئی - ایس)

## مولوی علی محمد صاحب اجمیری کا تبلیغی دورہ

عرصہ دو ماہ سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری یوپی کی جماعتوں کا نظارت دعوۃ تبلیغ کے پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ آجکل وہ دہلی میں ہیں۔ دہلی سے رہتک۔ کانہور کلانور سانپلہ جسن گڑھ کا دورہ کرتے ہوئے واپس دہلی آئیں گے۔ اور یہاں سے میرٹھ جائیں گے تاریخ آمد سے اجمیری صاحب ہر جماعت کو خود اطلاع دینگے۔ نظارت نے بھی ان جماعتوں کو اطلاع کر دی ہے۔ اگر کسی علاقہ کے دوست کسی اور جگہ ... پروگرام کے متعلق نظارت کو مشورہ دیں ... ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات

پس

## احرار سرگودہا کا قابل مذمت رویہ



اس میں شبہ نہیں کہ سرگودہا کے مسلمانوں کی اکثریت احرار کی فتنہ انگیز پالیسی سے متفق نہیں۔ صرف اپنی عزت محفوظ رکھنے کے لئے شرفا کا طبقہ ان کی کسی تحریک کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہوتا۔ مگر اس سکوت نے احرار کو اس قدر دلیر بنا دیا ہے۔ کہ وہ اب اپنی ہر جائز یا ناجائز بات لوگوں سے قبول کرانا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کی جائز اور ضروری خواہش کو بھی ٹھکرا دینے سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔ کل کا واقعہ جو خانۂ خدا جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد پیش آیا اس کا کافی ثبوت ہے۔ احرار نے جس گندی ذہنیت کا مظاہرہ کیا۔ اس سے عوام میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ آنریبل میاں سر فضل حسین کی وفات پر مسلمان چاہتے تھے۔ کہ ایک قرارداد ہمدردی اور افسوس کے اظہار کے لئے پاس کی جائے۔ کیونکہ سر موصوف نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کی خصوصاً اور ملک کی عموماً بہت خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں میں ایک بہت قابل قدر ہستی تھے۔ چنانچہ بعد نماز جمعہ شہر کے ایک معزز مسلمان نے اس تحریک کو پیش کیا۔ جس کی تائید بھی ایک شریف مسلمان نے پُرزور الفاظ میں کی۔ مگر نہائت افسوس کا مقام ہے۔ کہ احرار نے نہائت ناگفتہ بہ الفاظ میں مخالفت کی۔ اور خانۂ خدا میں اس امر کی بھی اجازت نہ دی۔ کہ لوگوں کے خیالات سن لئے جائیں۔ اور مجمع میں تو تو میں میں شروع کر دیا جس سے لوگ مسجد سے باہر چلے گئے۔

(نامہ نگار)

## رسالہ "پیغام صلح" پر اخبار پائونیر کا تبصرہ

ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار پائونیر نے ۲۸ جون ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہرۂ آفاق رسالہ "پیغام صلح" کے انگریزی ترجمہ پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام رسالہ "پیغام صلح" کا نو ترمیم انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ باہمی صلح و آشتی کی ایک اپیل ہے۔ جو آج سے ۲۸ سال قبل جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اہل ہند سے کی۔ اس میں آپ نے صحیح رنگ میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ جب تک لوگ یہ نہیں سمجھ لیتے۔ کہ تمام انبیاء خدا تعالےٰ کے سچے مامور تھے ان کے درمیان خوشگوار تعلقات اگر کسی اور سبب سے قائم ہو بھی جائیں تو وہ مستقل اور دیرپا نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں پر چونکہ مذہبی لحاظ سے فرض ہے کہ وہ دوسرے انبیاء کی عزت کریں۔ آپ نے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے امید کی ہے کہ وہ بھی دل زبان اور عمل سے یہی روح پیدا کریں۔ الغرض فرقہ وار صلح و آشتی کے قیام کے لئے یہ رسالہ نہائت عمدہ اور قابل قدر ہے۔

# والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ

(۱) ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کی طرف سے امیدواران پرماننٹ وے اپرینٹس کے داخلہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کے سلسلہ میں (جو کہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا) درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔

(۲) تمام ریلوے پر ایسی سات آسامیاں ہیں۔ جن میں سے چار مسلمانوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ اور ایک اینگلو انڈین اور ہندوستان میں آباد شدہ یورپینز کے لئے۔ ایک دوسری اقلیتوں کے لئے (یعنی ہندوستانی عیسائی۔ پارسی سکھ) بشرطیکہ سیلکشن بورڈ کی رائے میں ان اقوام سے تعلق رکھنے والے امیدوار کم سے کم مطلوبہ قابلیت اپنے اندر رکھتے ہوں۔

(۳) ضروری ہوگا۔ کہ امیدواران جسمانی لحاظ سے ہر طرح فٹ ہوں۔ اور مندرجہ ذیل تعلیمی قابلیت رکھتے ہوں۔

(الف) میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا اسکے برابر کا کوئی امتحان پاس کیا ہوا ہو۔

(ب) اچھے چال چلن کے سرٹیفکیٹ اور کھیلوں کے متعلق سرٹیفکیٹ۔ ایسے ہیڈ ماسٹر کی طرف سے یا کالج کے پرنسپل کی طرف سے پیش ہونا چاہیئے۔ جس کے ماتحت انہوں نے تعلیم حاصل کی ہو۔

(۴) ایسے امیدواران جو سکول لیونگ سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں اور جنہوں نے میٹریکولیشن کا امتحان تھرڈ ڈویژن میں پاس کیا ہوا ہو۔ انتخاب میں نہیں آسکیں گے

(۵) امیدواران کی عمر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کو (یعنی سکول میں داخلہ کے وقت) ۱۷ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

(۶) ضروری ہوگا کہ امیدواران اپنے ہاتھ

سے مقررہ فارم پر درخواستیں پُر کر کے پیش کریں۔ یہ فارم مندرجہ ذیل مقامات کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ کی قیمت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ فارمیں باقاعدہ پُر کئے جانے کے بعد معہ مصدقہ نقول اسناد متعلق کیریکٹر تعلیمی قابلیت اور کھیلوں میں مہارت کے متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو بذریعہ ڈاک ۲۴ر جولائی ۱۹۳۶ء تک بھیجی جاسکتی ہیں۔ ڈسٹیشنوں کے نام جہاں سے فارم ملتے ہیں آخر میں درج ہیں۔

(۷) جن امیدواروں کی درخواستیں انتخاب میں آجائیں گی۔ ان کو پہلے ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کی ملاقات کے لئے ۱۹ر اگست ۱۹۳۶ء کو ۱۰ بجے صبح کو بلایا جائے گا۔ ایسے امیدواروں کو اپنے خرچ پر سفر کرنا ہوگا۔ جو امیدوار ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کے انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو سنٹرل سیلیکشن بورڈ کے سامنے نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کے مقام پر ۳ر ستمبر ۱۹۳۶ء کی صبح کو ۹ بجے پیش ہونا ہوگا۔ ایسے امیدواران کو ریلوے کی طرف سے سفر کے لئے پاس دئے جائیں گے۔

(۸) جو امیدوار سنٹرل سیلیکشن بورڈ میں آجائیں گے۔ ان کو طبی معائنہ کرانے کے بعد مندرجہ ذیل رقوم سکول میں داخل ہونے سے پہلے بطور سیکیورٹی (ضمانت) جمع کرانی ہوگی۔ ضمانت کی ضبطی یا واپسی کے متعلق قواعد اس اسٹام کے معاہدے میں درج ہیں۔ جو کہ اسکول میں داخلہ سے پہلے دستخط کر کے دینا ہوگا۔

| | |
|---|---|
| سیکیورٹی | ۰ — ۰۰ اروپیہ |
| قیمت اسٹامپ برائے معاہدہ | ۰ — ۰ — ۱ |
| کھانے کی ضمانت | ۰ — ۰ — ۱۰ |
| میزان | ۰ — ۰ — ۱۱۱ روپیہ |

(۹) ٹریننگ کا عرصہ چار سال کے لئے ہوگا۔ اور امیدواران کو گذارہ کے لئے مندرجہ ذیل طرز پر الاؤنس دیا جائیگا۔

| | |
|---|---|
| پہلا سال | ۰ — ۶۵ روپیہ ماہوار |
| دوسرا سال | ۰ — ۷۰ ″ ″ |
| تیسرا سال | ۰ — ۷۵ ″ ″ |
| چوتھا سال | ۰ — ۸۰ روپیہ ماہوار |

فارم داخلہ حسب ذیل مقامات کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ ادا کرنے پر مل سکتی ہیں۔

دہلی (نئی دہلی)۔ پٹیالہ۔ رہتک۔ انبالہ چھاؤنی۔ غازی آباد۔ شملہ۔ بٹھنڈہ۔ کرنال سہارنپور۔ راجپورہ۔ لدھیانہ۔ مظفر نگر میرٹھ سٹی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ لاہور۔ امرتسر گوجرانوالہ شہر۔ قصور۔ جالندھر سٹی۔ وزیرآباد سیالکوٹ۔ گجرات۔ گورداسپور۔ بٹالہ۔ پٹھانکوٹ کانگڑہ۔ جموں توی۔ راولپنڈی۔ نوشہرہ جہلم۔ ملکوال۔ کیمل پور۔ کندیاں۔ پشاور چھاؤنی لالہ موسیٰ۔ بھکر۔ کالاباغ گھاٹ۔ کوہاٹ چھاؤنی سانگلہ ہل۔ قلعہ شیخوپورہ۔ ننکانہ صاحب۔ چک جھمرہ۔ لائلپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ تاندلیانوالہ۔ شورکوٹ روڈ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ گوجرہ۔ چک جھمرہ۔ چوہڑکانہ۔ لودھراں۔ ملتان سٹی۔ ملتان چھاؤنی۔ مظفرگڑھ۔ سمہ سٹہ بہاولپور۔ معزبی ڈیرہ نواب۔ لیہ۔ محمود کوٹ منٹگمری۔ چیچہ وطنی روڈ۔ حافظ آباد۔ اکال گڑھ خانیوال۔ لائل پور۔ میاں چنو۔ کراچی سٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی کی طرف سے



# کتابی تبلیغ کے لئے سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ

بزرگ محترم منشی عبد العزیز صاحب ریٹائرڈ پٹواری اپنے ایک نوازش نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آپ کی کتابی تبلیغ والی تجویز اخبار میں پڑھی ۔ میرے نزدیک یہ نہایت ہی مفید اور بابرکت تجویز ہے ۔ اور مجھے یقین ہے کہ جن دوستوں کے دل میں تبلیغ حق کا جوش ہے ۔ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب کے زیادہ سے زیادہ سیٹ خرید کر دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلا دینگے ۔ اس کام کے لئے سو روپیہ میری طرف سے بھی قبول فرمائیے ۔ اور اسمیں جسقدر انگریزی کتابوں کے سیٹ جا سکیں ۔ آپ میری طرف سے مغربی ممالک کی مشہور مشہور لائبریریوں میں بھجوا دیں "۔

امید ہے کہ مندرجہ بالا خط پڑھ لینے کے بعد وہ دوست بھی جنہوں نے ابھی اس میں حصہ نہیں لیا ۔ اس مفید اور نہایت ہی آسان اور مبارک تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انگریزی ۔ فارسی اور اردو کتابوں کے زیادہ سے زیادہ سیٹ خرید کر اسلام اور احمدیت کا پیغام اکناف عالم میں پہونچا دینگے

قیمت انگریزی سیٹ ۶ مجلد کتب ۱۲/ ۔ قیمت فارسی سیٹ ۳ مجلد کتب ۸/ ۔ قیمت اردو سیٹ تین مجلد کتب ۸/

خاکسار :- ملک فضل حسین مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

## شکریہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے ایک دوائی اکسیر تسہیل ولادت ایجاد کی ہے ۔ میں نے اپنے گھر میں استعمال کرا کر دیکھی ہے واقعی اکسیر ثابت ہوئی اور ولادت کی مشکل گھڑیوں کو سچ مچ سہل کر دیتی ہے ۔ یہ چند الفاظ میں صرف صنف نازک کی ہمدردی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکریہ کے لئے بغیر ان کی خواہش کے شائع کرا رہا ہوں ۔ تا ضرورتمند مستورات فائدہ اٹھائیں ۔ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے ۔ آمین قیمت معہ محصولڈاک دو روپے آٹھ آنے مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے ۔ خاکسار :- ظفر محمد مولوی فاضل قادیان

پتہ یہ ہے ۔ مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ۔ ضلع گورداسپور

دنیائے مقویات میں ایک آسان مقوی ایجاد

## برقی بام

برقی بام دور حاضرہ کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلتاً بہتر ثابت ہو رہا ہے ۔ برقی بام سہل الترکیب خوشبودار اور ہر موسم و ہر عمر میں یکساں مفید باندھنے گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا سوزش جلن سے پاک بدبو و پوست کندگی کی زحمت سے بری اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے ۔ متواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و افعال بد کے اسباب و نتائج وغیرہ دور ہو کر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے ۔ نازک طبع اصحاب کے لئے بہترین تحفہ ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۲/ خورد ۸/ ۔ (نوٹ) اسرعت ورقت کیلئے تحریر کرنے پر اکسیر اندرونی خرابیاں دور کرنے کے لئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے ۔

پتہ :- حکیم ظہیر احسن (میونسپل کمشنر) متھرا یو ۔ پی

## سچے موتی

اور نہایت قیمتی قابل قدر مقوی بصر ادویات کا مجموعہ

### سرمہ نور (رجسٹرڈ)

دلوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر ۔ دھند ۔ غبار ۔ جالا پھولا ۔ ککرے ۔ خارش ۔ پڑوال اندھراتا ۔ پانی بہنا ۔ ناخونہ ۔ سرخی

غرض تاثیر کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا ۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

قیمت فی تولہ دو روپیہ ۔ چھ ماشے ایک روپیہ

### طاقت کی گولی (رجسٹرڈ)

جوانمرد بنا کر صاحب اولاد شباب کی بہار دکھاتی ہے

قیمت یکصد گولی دو روپیہ آٹھ آنہ

### موتی منجن

دانتوں کے کل امراض میں جادو اثر دکھاتا ہے

قیمت فی شیشی چھ آنہ

### روغن عنبری

بلا تکلیف بیرونی مالش سے مردہ اعصاب دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

### افروز

مقلائی کا شکوک والا پچھ(؟) دار چنچل طبیعت ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی اونس ایک روپیہ نصف اونس دس آنہ

### اکسیر مردمی (رجسٹرڈ)

جریان جڑ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت قائم نہ ہو تو ہم ذمہ دار

قیمت صرف دو روپیہ

### تریاق معدہ (رجسٹرڈ)

معدہ ۔ جگر ۔ آنتوں کی ہر تکلیف کیلئے اکسیر

قیمت فی شیشی اونس آٹھ آنہ

### قبض کشاء

پیٹ کا جھاڑو

دائمی قبض بھی شرطیہ نہیں رہتی

قیمت پچاس گولی نو آنے ایک درجن اڑھائی روپیہ

### کشتہ فولاد

فولادی طاقت پیدا کرنے میں شبہ ہی نہیں ۔ کمی خون کمزوری اعضائے رئیسہ کیلئے واقعی اکسیر ہے

قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

### اکسیر خنازیر

خنازیری جراثیم و گلٹیاں بلا تکلیف نیست و نابود ہو جاتی ہیں

قیمت صرف تین روپیہ

### اکسیر اٹھرا

اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے ۔

قیمت فی تولہ ۱۰ روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۰۰ روپیہ

### اکسیر النساء

مستورات کے ماہواری ایام کی کل تکالیف یقیناً دور ہو جاتی ہیں

قیمت ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ : رفیق حیات قادیان پنجاب

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**مانٹریو** ۱۳ جولائی۔ آج دردانیال کانفرنس کے ترکی مندوب رشدی الراس پاشا نے اعلان کیا۔ کہ کئی بار کے مطالبہ کے باوجود اٹلی نے کانفرنس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اٹلی کے اس رویہ کے پیش نظر ترکی آئندہ معاہدہ میں اطالوی نمائندوں کے دستخط کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتی اور اطالیہ کے ساتھ علیحدہ معاہدہ کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

**مالٹا** ۱۳ جولائی۔ مالٹا سے تین مزید برطانی پلٹنیں عازم فلسطین ہو رہی ہیں۔ پیدل فل بریگیڈ کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر لمحہ روانگی کا حکم سننے کے لئے تیار رہے۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی۔ شمالی چین کے جاپانی ایجنٹ کا بیان ہے کہ غیر ملکی باشندے چین میں اپنے حقوق جاپانیوں سے زیادہ تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر سفید فام لوگوں نے رنگ و نسل کے تفوق و امتیاز میں تبدیلی نہ کی۔ تو امن عالم خطرہ میں پڑ جائیگا۔

**پالگھاٹ** ۱۳ جولائی۔ شمالی مالابار کے بیکاروں کا ایک جلوس مدراس کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس جلوس کا مقصد یہ ہے کہ بیکاری کے مسئلہ کی طرف عوام الناس کی توجہ کرے اور مرکزی مجلس آئین ساز ارکان کی بیکاری کے رفع کرنے کے متعلق ہمدردی حاصل کی جائے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ پنڈت مالویہ نے میاں نسیم حسین صاحب خلف میاں سر فضل حسین صاحب کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ آپ کے والد ماجد کی وفات کی خبر سن کر مجھے بے حد صدمہ ہوا۔

**امرتسر** ۱۳ جولائی۔ گذشتہ شب مجلس اتحاد ملت کا ایک جلسہ مسجد خیر الدین میں منعقد ہوا۔ "مسجد شہید گنج زندہ باد" کا نعرہ سنتے ہی احراری لاٹھیوں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر مسجد میں آگئے انہوں نے کئی نیلی پوشوں کو زخمی کر دیا۔ آخر پولیس نے لاٹھی چارج کر کے مجمع کو منتشر کر دیا۔

**نیویارک** ۱۳ جولائی۔ نیویارک کے مغربی وسطی علاقہ میں بارش کے باعث خشک سالی ختم ہو گئی ہے۔ جولائی کے شروع میں گرم رو چل رہی تھی۔ جس سے ۴۰۰ نفوس ہلاک ہو چکے تھے۔

**میڈرڈ** ۱۳ جولائی۔ فسطائیت کے سب سے بڑے دشمن ایک پولیس افسر نے آج جونہی گھر سے باہر قدم رکھا۔ چند لوگوں نے جو اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ اس پر گولیاں چلا دیں جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔

**کراچی** ۱۳ جولائی۔ سندھ کی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات میں سندھ کی مستورات کے عام حلقہ انتخاب کی طرف سے سندھی عورتوں میں زبردست مقابلہ کی توقع ہے اس وقت سات مستورات مقابلہ کے لئے آمادہ ہیں۔

**بھوساول**۔ (جی۔ آئی۔ پی) ۱۳ جولائی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۱ جولائی کو رات کے وقت بھوساول ناگپور مین لائن پر ملک پور سٹیشن کے پاس پل پر ایک چٹان گری جس کے نتیجہ میں ۳ آدمی ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے۔ ۲ اشخاص مفقود الخبر ہیں۔

**لکھنؤ** ۱۳ جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں دریائے گومتی میں ۱۳ انچ پانی چڑھ گیا ہے۔ دریا کے کنارے کنارے جانے والی سڑکیں سب زیر آب ہیں۔ کثرت باراں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ۱۵۰ کے قریب مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔

**نیویارک** ۱۳ جولائی (میکسیکو) میکسیکو میں بس ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی اور ہنگامہ خیز مظاہرے شروع کر دئے۔ اور کئی افسروں کو مجروح کر ڈالا۔ جس پر پولیس نے ہجوم پر مشین گنوں سے فیر شروع کر دئے۔ ۱۳ ڈرائیور ہلاک اور ۱۵ مجروح ہو گئے۔

**واشنگٹن** ۱۳ جولائی۔ حکومت جرمنی نے محصول کے متعلق جو نیا اعلان کیا ہے اس کے جواب میں حکومت امریکہ نے تمام جرمن مال پر ۲۲ فی صدی سے ۵۶ فیصدی تک ٹیکس عائد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے جرمنی کی تجارت کو ہر سال دس لاکھ پونڈ نقصان پہنچے گا۔

**ٹانکنگ** ۱۳ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سوٹیو کے مقام پر مرکزی گورنمنٹ کی افواج اور جنوبی افواج کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی۔ لنڈن کے آگاہ حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرمنی اور آسٹریا کی باہمی دوستی کے معاہدہ کے باوجود آسٹریا میں نازی پراپیگنڈا کے خلاف جد و جہد بدستور جاری رہے گی۔ ایک قانون بہت جلد نافذ ہونے والا ہے جس کا مقصد حکومت کا تحفظ اور آسٹریا اور جرمنی کے باہمی اتحاد کو تقویت پہنچانا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ حکومت آسٹریا اپنے داخلی امور کو نازیوں کے اثر سے بالکل محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔

**کوچین** ۱۳ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوٹیم (ٹراونکور) نے ایک حکم امتناعی کے ذریعہ ایک مشہور لیڈر کو آئندہ تھیہ کانفرنس کی صدارت کے فرائض انجام دینے سے منع کر دیا ہے۔ اس کانفرنس میں تھیوں کی طرف سے قبول اسلام کے مسئلہ پر غور و خوض کیا جانا تھا۔ اس حکم امتناعی کے نتیجہ کے طور پر مسلمانوں اور تھیوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں ۴۲ تھیہ مرد اور عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ ۱۵۰ تھیہ گھرانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ چند دنوں تک حلقہ بگوش اسلام ہو جائینگے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ اتحاد پارٹی کے صدر دفتر نے اعلان کیا ہے کہ لاہور میں بعض بے بنیاد افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں کہ اتحاد پارٹی میں بعض ایسی شکر رنجیاں موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے پارٹی کے ارکان میں اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ افواہیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ پارٹی کے ارکان میں کوئی اختلاف نہیں۔ پارٹی اس جادہ پر گامزن ہونے کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ جس کی نشان دہی اس کے محبوب لیڈر میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کے ہاتھوں انجام پا چکی ہے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ شملہ سے کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس کے دفتر میں ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ریٹائر ہونے والے ملازمین کو سبکدوش نہ کیا جائے۔ اور نہ ملازمین کو رخصتیں دی جائیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہدایات کسی قریبی جنگ کا پیش خیمہ ہیں۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی۔ یورپ کے تمام حکومتوں کے جاسوس ایک خفیہ سازش کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کے متعلق ہر ہٹلر کے محل میں سرگرمیاں جاری ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ہٹلر ایک نئی خارجہ حکمت عملی کی تیاری میں مصروف ہے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ پنجاب میں پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ کے متعلق انہوں نے اعلان کیا ہے کہ میں صرف انہی جلسوں میں تقریریں کروں گا۔ جو بلا واسطہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد کئے جائیں گے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ آج رات بازار اکبری منڈی میں مجلس اتحاد ملت کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ظفر علی کی تقریر پر احراریوں نے سخت ہنگامہ بپا کیا اس میں لاٹھیوں اور پتھروں وغیرہ کا استعمال کیا گیا۔ آخر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس پر ایک طرف کے لوگ منتشر ہو گئے۔

**نینی تال** ۱۳ جولائی۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے حال کے سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے کمشنر لکھنؤ کو دس ہزار روپے دیے ہیں۔

**بوئنس آئرز** ۱۳ جولائی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ جمعیتہ اقوام سے ارجن ٹائن کی علیحدگی کے بعد دوسری امریکن قومیں بھی لیگ سے علیحدگی اختیار کر لیں گی۔

**لاہور** ۱۳ جولائی۔ مسجد شاہ چراغ کی واگذاری کے متعلق حکومت پنجاب نے جو شرائط پیش کی تھیں۔ اس پر ان دنوں کافی لے دے ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے مسلمان ان شرائط کو من و عن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے بم اندازی سے لگنے والی آگ کو بجھانے کے لئے خاص قسم کے فائر بریگیڈ تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس مطلب کے لئے دس لاکھ پونڈ سالانہ رقم منظور کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ جنگ حبشہ میں اٹلی نے اس قسم کے بم استعمال کئے تھے۔

**امرتسر** ۱۳ جولائی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی